سوال

(416) سلفی حضرات کے پیچھے حنفی مقلد کی نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک شخص قرات فاتحہ خلف الامام ورفع یدین آمین بالجہر کا قائل ہے۔ اس کے پیچھے حنفی المذہب کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ تینوں مسائل آئمہ بدلی میں تو اختلافی ہیں مگر اکثر کے نزدیک مستعمل ہیں۔ اس لئے ان مسائل پر عمل کرنے والے کے پیچھے نماز قطعاً جائز ہے۔ در مختار وغیرہ میں یہ مسئلہ مصرح ملتا ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی کا ف فتویٰ بھی یہی ہے۔ (19جمادی الاول 64ہجری)

فتاویٰ۔ کیا اہل حدیث امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟

اہل بدعت یہ مشہور کیا کرتے ہیں کہ حنفی علماء کا فتویٰ ہے کہ جماعت اہل حدیث کا کوئی فرد نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ بس چلے تو اہل حدیث کو مسجد سے نکال دینا چاہیے۔ ایسی باتیں مشہور کرکے اہل اسلام میں تفرقہ بازی کیا کرتے ہیں۔ اور جہلا یہ سن کر ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ تمام حنفی علماء کا یہ فتوی ہے۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے قلمی انفتاء بھیجا ہے۔ جس پر مولانا کفایت اللہ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی اور سید سلیمان صاحب ندوی کے دستخط ثبت ہیں۔ ہمارے بھائی کی درخواست ہے۔ کہ اس کو بغرض افادہ عوام اخبار میں شایع کیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ زیل سوالات کے جوابات مفتی صاحب کے الفاظ ہیں۔ بجنسہ درج کیے جاتے ہیں۔

1،۔ اہل حدیث اہل حدیث کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ 2۔ ان کے ہاں بچوں کی شادی بیاہ جائز ہے یا نہیں؟ 3۔ ان سے سلام کلام درست ہے یا نہیں؟ 4۔ ان کو نماز جماعت سے نکال دینا جائز ہے یا نہیں؟ 5۔ اہل حدیث کو مارنا اور نماز سے روکنا کیسا ہے۔؟ 6۔ آمین بلند آواز سے اور رفع یدین کا کیا حکم ہے؟ 7۔ اہل حدیث ہمارے ساتھ اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ 8۔ ہماری حنفیوں کی صف میں کھڑا ہو کر کوئی شخص اونچی آواز سے آمین کہے تو ہمارے لئے موجب فساد نماز یا کراہت نماز کا سبب ہے یا نہیں؟ (سائل غالباً حنفی ہے۔)

الجواب۔ 1۔ ،درست ہے۔ 2۔ درست ہے۔ 3۔ درست ہے۔ 4۔ نماز یا جماعت سے روکنا جائز نہیں۔ 5۔ گناہ ہے اور سخت گناہ ہے۔ 6۔ آمین بالجہر اور رفع یدین اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مسنون نہیں۔ ورنہ وہ ترک نہ کرتے۔ تاہم ان افعال کو بنظر حقارت دیکھنا درست نہیں۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین اور ائمہ مجتہدین

ان کو سنت سمجھتے ہیں۔ 7۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ 8۔ کسی کا حنفیوں کی جماعت می شریک ہو کر آمین بالجہر کہنا حنفیوں کی نماز کےلئے نہ موجب فساد ہے۔ نہ موجب کراہت نماز۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ یہ جوابات صحیح ہیں۔ (سید سلمان ندوی)

مفتی!

نیز قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی مالابد میں رفع یدین کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ اکثر فقہاء محدثین اثبات آں مے کنند۔ اور مولوی عبد لمومن صاحب دیوبندی مرحوم مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی کے شاگرد تھے ان کی روایت تھی کہ مولانا مرحوم رفع یدین کیا کرتے تھے۔ مولوی عبدالحق صاحب ملتانی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کے شاگرد ہیں۔ ان کی روایت ہے۔ کہ میں نے شاہ صاحب کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ اسی طرح شاہ صاحب کے اور شاگردوں سے بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ فرمایا کرتے تھے۔ رفع یدین عمر میں کبھی کرلینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اس سنت کے بارے میں سوال ہو باقی جوابات درست ہیں۔ (18 فروری 1938ء)

مولانا انور شاہ مرحوم (رفع یدین) کے منسوخ کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے شاگردوں کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ گاہے بگاہے اس پر عمل کرلینا چاہیے تاکہ قیامت میں یہ سوال ن ہو کہ اس سنت کو کیوں چھوڑا اس کے گواہ مولوی عبدالکبیر صاحب کشمیری حال امرتسری ہیں۔ (اہل حدیث 11 رمضان المبارک 1365 ہجری)

تشریح فتویٰ 1

مندرجہ اخبار اہل حدیث بابت 10 ذی قعدہ سنہ رواں سال سوال یہ ہے کہ جمعہ وعیدین کے خطبہ ہوتے وقت جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ اس وقت کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں خطبہ سننے والے یا خطیب و علیکم السلام کہتے ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب مفتی صاحب مدظلہ العالی نے دیا ہے کہ ''اگر امام خطبے میں قرآن پڑھ رہا ہو تو داخل ہونے والا۔ ۔ ۔ السلام و علیکم نہ کہے'' الخ یہ جواب چونکہ بہت مجمل ہے۔ لہذا تشریح و توضیح کےلئے ذیل کا مضمون ملاحظہ کریں۔

ناظرین کرام! اس مسئلہ میں کہ ''اثناء خطبہ میں سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہیے یا نہیں؟ علماء کا اختلاف ہے بعض جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز چنانچہ جامع ترمذی شریف میں ہے۔

'واختلفوا فی رد السلام و تشمیت العاطس و رخص بعض اہل العلم فی رد السلام و تشمیت العاطس والامام یخطب وہو قول احمد واسحاق و کرہ بعض اہل العلم من التابعین و غیر ہم وذلک اہو قول الشافعی'

''یعنی سلام کا جواب دینے اور چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ پس بعض اہل علم نے سلام کے جواب دینے اور عاطس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے کو جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو جائز بتایا ہے۔ اور یہی قول امام احمد اور اسحاق کا ہے۔ اور بعض اہل علم تابعین وغیر ہم نے اس کو مکروہ کہا ہے اور یہی قول امام شافعی کا ہے۔''

(واضح ہو کہ بقول ابن العربی امام شافعی سے بھی جواز کا قول منقول ہے اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ سلام کا دل میں جواب دینا چاہیے۔ (کذافی تحفۃ الاحوزی ج 11 ص 366) جو علمائے اثناء خطبہ میں سلام کے جواب دینے اور عاطس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے کو ناجائز بتاتے ہیں۔ ان کا استدلال آیۃ۔

وَإِذا قُرِئَ القُرءانُ فَاستَمِعوا لَهُ وَأَنصِتوا ٢٠٤ سورة الأعراف

اور حدیث

"اذا قلت لصاحبک انصت فقد لغوت"

سے ہے۔ چنانچہ علامہ عینی نے شرح بخاری میں لکھا ہے۔

"وقال اصحابنا اذا اشتغل الامام بالخطبة ینبغی للمستمع ان یجتنب ما رجتنبه فی الصلوۃ لقوله تعالی فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا وقوله صلی اللہ علیه وسلم اذا قلت لصحاک انصت الحدیث فاذا کان کذالک یکره له رد السلام و تشمیت العاطس انتہی"

یعنی ہمارے اصحاب (علماء احناف) نے کہا ہے کہ جب امام خطبہ دینے میں مشغول ہوجائے۔ تو سننے والے کو چاہیے کہ ان کاموں سے پرہیز کرے۔ جن سے وہ نماز میں پرہیز کرتا ہے۔ بحکم آیت۔ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا۔۔ (جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور چپ رہو) اور حدیث میں آتا ہے کہ "اذا قلت لصاحبک انصت الخ۔" ''جب تم نے خطبہ میں اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ تو تم نے بیہودہ کام کیا'' پس جب ایسا ہے تو اثناء خطبہ میں سلام کا جواب دینا اور عاطس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مکروہ ہے۔ علمائے مجوزین اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آیت۔ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا۔ اور حدیث اذا قلت لصاحبک انصت الخ سے اثناء خطبہ میں سلام کے جواب نہ دینے اور عاطس کے جواب میں یرحمک اللہ نہ کہنے پر استدلال صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں ''مکالمۃ الناس'' (بات چیت) سے منع کیا گیا ہے۔ لہذا اثناء خطبہ میں بات چیت نہ کرنا چاہیے۔ ہاں آہستہ زبان سے سلام کا جواب دینا یا عاطس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا جائز ہے۔ علماء حنفیہ نے بھی لکھا ہے کہ خطیب جب آیت۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ آیت پڑھے۔ تو اس وقت تمام سامعین کو آہستہ زبان سے آپ ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے خطبہ سننے میں خلل نہیں واقع ہوگا۔

اور حضرت مولانا محمد عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی ص 366 ج 11 میں تحریر فرمایا ہے۔

والاولی عندي فی الجمع بین ہذہ المومات المتارضة ان بقال امراد بالیہی عن المتکلم فی حال الخطبة الذي عن مکالمة الناس وکذا المراد بلا نصاف السکوت عن مکالمة الناس دون ذکر اللہ کنا اختارہ ابن خزیمة فاذاي سکت فی حال الخطبة عن مکالمة الناس ورد السملام سرا فی نفسه او شمطت العاطس سرا او صلی علی انبی صلی اللہ علیه وسلم عند ذکر یکون عاملا بکل ما ذکر من النہی والامر وہذا کما قال الحنفیة بجواز الصلوۃ علی انبی صلی اللہ علیه وسلم سراقی نفسه فی الحال الخطبة عند قراءۃ الخطیب قوله تعالی. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥٦ سورة الأحزاب قال العینی فی البنایة فان قلت فوجه علیه امران احد مما صلوا علیه وسلمۃ اوالامر الاخر قوله تعالی : وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٢٠٤ سورة الأعراف قال مجاہد نزلت فی الخطبة والاشتفال باحدہما یفوت الاخر قلت اذا صلی فی نفسه وانصت وسکت یکتن انیا بموجب الامرین انتہی"

(کتبہ ابو الصمصام عبد السلام المبارکپوری الاعظمی عفا اللہ عنہ۔ (13 زی قعدہ 58 ہجری 9 (اہل حدیث امرتسر ص 1925 جنوری 1940ء)

1۔ تشریح طفب فتویٰ اسی تشریح بیان میں آگیا ہے فقط (راز)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 594-600